نمبر ۳۱ | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

۶ ستمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی خیر و عافیت ہے ؂

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بی۔ اے بنت جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کی بی ٹی کلاس میں داخل ہونے کے لئے لاہور گئی ہیں ؂

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ۶ ستمبر شیخ عبد القادر صاحب اور مولوی احمد خاں صاحب کو بسلسلہ تبلیغ رہتک بھیجا گیا ؂

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کی ولایت کو روانگی

پُر خلوص الوداع

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل۔ بی۔ اے ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب بی۔ اے ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے تکمیل تعلیم کے لئے ۶ ستمبر ۳۴ء بروز جمعرات سہ پہر کی گاڑی سے عازم ولائت ہوئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان رخشندہ گوہروں کو الوداع کہنے کے لئے مقامی جماعت کی کثیر تعداد جو مردوں۔ بچوں۔ اور عورتوں پر مشتمل تھی سٹیشن پر پہونچ گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے اہل بیت و دیگر ممبران خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رونق افروز تھے۔ دونوں نونہالوں کے گلے پھولوں کے ہاروں سے مزین کئے گئے۔ تمام حاضرین سے انہوں نے گاڑی کے روانہ ہونے سے کچھ دیر قبل مصافحہ کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے پہلے مرزا ناصر احمد صاحب سے اور پھر مرزا سعید احمد صاحب سے معانقہ فرمایا۔ اور گاڑی اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان روانہ ہو گئی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادگان کو بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ وہاں اپنے رحمت کے سایہ کے نیچے رکھے۔ کامیاب و بامراد کر کے بخیریت واپس لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اسلام سے متعلق ان تمناؤں کو پورا فرمائے جنکے ماتحت حضور نے مرزا ناصر احمد صاحب کو روانہ فرمایا ہے ؂

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب

اور

اخبار "ستارہ سندھ"

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق اخبار "ستارہ سندھ" سکھر نے جو سندھی زبان میں شائع ہوتا ہے۔ اپنے ۱۳ راگست ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار روزانہ ہے۔ اور اس کے ایڈیٹر جناب پیر علی محمد شاہ صاحب راشدی ہیں۔ جو بڑے پایہ کے جرنلسٹ ہونے کے علاوہ سندھ کے ایک نہایت معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بہت بڑے زمیندار ہیں۔ ان کے والد جناب پیر سید حامد شاہ صاحب ایم۔ ایل۔ سی تھے:۔

معزز معاصر "ستارہ سندھ" لکھتا ہے:۔

اس وقت مسلمانان ہند کے لیڈروں میں چودھری ظفر اللہ خان صاحب ایک بڑے پایہ کے لیڈر ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں انہوں نے مسلمان قوم کی اتنی بڑی خدمات کی ہیں۔ کہ وہ جناب سر آغا خان کے دوش بدوش کھڑے ہو سکتے ہیں۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور جائنٹ کمیٹی کے موقعوں پر انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کا کیس ایسی قابلیت کے ساتھ پیش کیا۔ کہ اس پر سارے انگلستان کے مدبر انگشت بدندان رہ گئے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ ہند نے چودھری صاحب ممدوح کی قابلیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو مبارکباد دی۔ اور کہا۔ کہ "آپ کا مستقبل نہایت درخشندہ نظر آتا ہے"۔

راؤنڈ ٹیبل کے مختلف اجلاسوں میں ہندوستان کی سب قوموں کے بہترین دماغ رکھنے والے لیڈر موجود تھے۔ اور جو کچھ انہوں نے وہاں کام کیا۔ وہ آج بھی کانفرنس کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر کوئی صاحب بنظر غائر ان کتب کا ملاحظہ فرمائیں۔ تو ان کو چودھری صاحب کا پلہ بھاری نظر آئیگا۔

اب عنقریب سر فضل حسین صاحب کی جگہ وائسرائے ہند کی مجلس منتظمہ کی ممبری کی ایک جگہ مسلمانوں کے لئے خالی ہوگی۔ پنجاب کے اخبار "زمیندار" کی پارٹی نے چودھری صاحب کے برخلاف ذاتی کاوشوں کی وجہ سے سخت طوفان بے تمیزی شروع کر رکھا ہے۔ اور بعض خانہ ساز انجمنوں کی طرف سے ریزولیوشن پاس کرا کے وائسرائے ہند کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وائسرائے ہند سے درخواست کی جاتی ہے کہ چودھری صاحب کو ایگزیکٹو کونسل کی ممبری پر مقرر نہ کیا جائے۔ بدتمیزی اور معاملہ نافہمی کی اس لہر کو "زمیندار" پارٹی نے سندھ تک پہونچانے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ ایک تازہ اشاعت میں "زمیندار" نے لکھا ہے۔ کہ میرپور خاص سندھ میں ایک جلسہ چودھری صاحب کے برخلاف ہوا ہے۔ لیکن جہاں تک ہم کو معلوم ہے۔ ایسی کوئی بھی میٹنگ میرپور خاص۔ بلکہ سندھ کے کسی بھی حصے میں نہیں ہوئی۔ اردو جو رپورٹ اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں میٹنگ کے متعلق کوئی بھی تفصیل نہیں دی گئی۔ کہ وہ کس جگہ۔ اور کس کی صدارت میں منعقد ہوئی کتنے اشخاص اس میں شامل ہوئے۔ اور اس تجویز کی تحریک اور تائید کن اصحاب نے کی۔ اس کے علاوہ اگر یہ میٹنگ سندھ میں منعقد ہوتی۔ تو لازمی طور پر پہلے اس کی کارروائی سندھ کے کسی اخبار میں چھپتی:۔

بہرحال خدا کے فضل سے سندھ کے مسلمان ابھی تک اس قدر عاقبت نااندیش نہیں ہوئے۔ کہ وہ پنجابی بھائیوں کی ایک خاص پارٹی کی ایسی حالت میں تائید کریں۔ جبکہ خصوصاً یہ کہ وہ لوگ محض پارٹی بازی۔ اور ذاتی کاوشوں کی بنا پر ایک مقتدر اور نہایت کارآمد لیڈر کی مخالفت کر رہے ہوں:۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف صرف ایک بات پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ وہ قادیانی جماعت کے ایک فرد ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی کسی خاص جماعت سے کسی شخص کا تعلق رکھنا اس کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بننے سے روک نہیں سکتا۔ بشرطیکہ کہ اس میں دوسری قابلیتیں۔ اور مسلمان قوم کے لئے ہمدردی موجود ہو۔ اگر مذہبی اعتقادات اور فرقہ بندی کی رُو سے ایسی ذمہ داری کے منصب تقسیم کئے جانے لگے۔ تو یہ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ کیونکہ مسلمان قوم کے ۷۲ فرقے ہی اُٹھ کھڑے ہونگے۔ اور ایک فرقہ تمام دوسرے فرقوں کی مخالفت کرے گا۔ اور نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں نکلے گا۔ کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں گے۔ اور فائدہ دوسری قومیں اٹھائیں گی۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی مذہبیت کا توازن دوسرے لیڈروں کی مذہبیت سے کرنا نامناسب ہوگا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے کئی ایک مقتدر مسلمان لیڈروں کے متعلق بھی بعض ناگوار باتیں کرنی پڑیں گی۔ پس اس بحث کو یہاں ہی ختم کرتے ہوئے ہم سندھ کے مسلمانوں کی طرف سے ہندوستان کے وائسرائے کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ سر فضل حسین کی جگہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا تقرر ہندوستان کے عام مسلمانوں کے لئے پسندیدگی کا باعث ہوگا:۔

تحریک چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالٰے کے فضل سے اب جلسہ سالانہ کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ جناب ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے اخراجات کے مہیا کرنے کے لئے ایک تحریک جماعتوں کو بھیجی جا رہی ہے۔ اس سال اس تحریک کی عام شرح ۱۵ فیصدی ماہوار آمدنی پر رکھی ہے۔ اور ادائیگی کے لئے زیادہ سے زیادہ تین قسطیں مقرر کی ہیں۔ جو نومبر آئندہ تک ختم ہونی ضروری ہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب بالخصوص تمام عہدہ داران مال اس تحریک کو کامیاب بنانے میں خاص طور پر سعی فرمائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے اپنی طرف سے پانچ سو روپیہ عطا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے:۔

قادیان دارالامان میں تو اس تحریک کے شائع ہونے سے پہلے ہی مسابقت کی لہر پیدا ہوگئی ہے۔ اور جو تقسیم لوکل آبادی کی مساجد سے متعلق کرکے حال میں کی گئی ہے اس کے مطابق ہر محلہ میں کوشش شروع ہوگئی ہے۔ کہ ہر محلہ ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لے:۔

جو لوگ معمولی شرح سے زیادہ دیں گے۔ یا تین قسطوں کی بجائے یک مشت چندہ ادا کریں گے۔ ان سب احباب کا خصوصیت سے ذکر کیا جائے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور جو رپورٹ پیش ہوگی۔ اس میں بھی اس کا اظہار ہوتا رہے گا:۔

قادیان دارالامان کے محلوں کی جدوجہد کے علاوہ دفاتر کے کارکنان بھی اس تحریک میں پیش قدمی کر رہے ہیں:۔

ایک مرحوم بھائی کے متعلق اعلان

ایک احمدی بھائی محمد شفیع خان صاحب بی اے۔ ساکن جگت پور راجوا (جموں سٹیٹ) جو پیشتر گورداسپور گورنمنٹ ہائی سکول میں سینیر انگلش ٹیچر تھے۔ (اور بوجہ زبان پر فالج کا اثر ہوجانے کے ملازمت سے علیحدہ ہو چکے تھے۔) اب ہمارے ہاں چند ماہ سے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے مقرر تھے۔ ان کا ۲ رستمبر کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی زبان بند ہو گئی تھی۔ ہاتھوں میں بھی رعشہ تھا۔ اس لئے نہ تو وہ کچھ کہہ سکے۔ نہ لکھ ہی سکے۔ وفات کے بعد مرحوم کے ایک خط سے معلوم کرکے مندرجہ بالا گاؤں کے پتہ پر ان کے بیٹے کے نام تار دیا گیا۔ مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ اگر کوئی صاحب ان کے عیال کے درست پتہ سے واقف ہوں۔ تو مطلع کریں۔ تاکہ مرحوم کی چند اشیاء جو انہوں نے چھوڑی ہیں۔ اور ان کی تنخواہ کا روپیہ ان لوگوں کو ارسال کیا جا سکے۔ محمد شفیع خان صاحب کو یہاں شیروانی کوٹ میں دفن کیا گیا ہے۔ احباب غریب الوطن بھائی کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ (مسیدہ) مبارکہ دبیگم حضرت خان محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۱ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲

جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ خلق اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شرائط بیعت تجویز فرمائی ہیں۔ اور جن کی پابندی ہر اس شخص کے لئے فرض قرار دی ہے۔ جو آپ کو خدا تعالےٰ کا مامور یقین کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوتا ہے۔ ان میں جہاں ان امور کا ذکر ہے۔ جو حقوق اللہ سے متعلق ہیں۔ وہاں ایسی باتوں پر بھی عمل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جو حقوق العباد کہلاتی ہیں اور روحانی اصلاح و ترقی کے لئے ان دونوں پہلوؤں کی نگہداشت کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ہر احمدی کے لئے ایک شرط یہ قرار دی ہے۔ کہ

"عام خلق اللہ کو عموماً۔ اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر اس شخص کے لئے جو آپ کو قبول کرتا۔ اور آپ کی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ ضروری ٹھہرایا ہے۔ کہ وہ مادہ شر سے اپنے آپ کو ایسا پاک کرلے۔ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اس سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ پہونچے۔ کوئی اس کی زبان سے جائز طور پر نالاں نہ ہو۔ کوئی اس کے ہاتھوں سے ترساں نہ ہو۔ کوئی اس کے رویہ سے پریشان نہ ہو بلکہ مخالف سے مخالف بھی یہ اقرار کرنے پر آمادہ ہو۔ کہ ایک احمدی کا کسی کو ناجائز تکلیف پہونچانا محال ہے۔

دنیا میں امن قائم کرنے۔ اور خلق اللہ کے لئے آرام و چین کی زندگی بسر کرنے کا موقعہ بہم پہونچانے کے متعلق ایسے اشخاص سے جو کسی کیلئے کسی قسم کے نقصان اور تکلیف کا موجب نہیں جس قدر مدد مل سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور اس قسم کے انسان انسانیت اور اخلاق کے ایک اعلےٰ مقام پر سمجھے جاسکتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیروؤں کے لئے یہی کافی نہیں سمجھا۔ کہ وہ اپنے اندر سے مادۂ شر کو بالکل نکال دیں۔ اور کسی کے لئے کسی رنگ میں بھی ناجائز تکلیف کا موجب نہ بنیں۔ بلکہ آپ ہر احمدی کو اس سے بھی بلند و بالا مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ شرائط بیعت میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیگا"

گویا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ نہ صرف خلق اللہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائے اور کسی رنگ میں ناجائز تکلیف نہ دے۔ بلکہ اس سے آگے قدم بڑھا کر جہاں تک اس کے بس میں ہو۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے۔ اس کا وجود ہر انسان کے لئے خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ نفع رساں ہو۔ اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق ہر موقعہ پر ہر شخص سے ہمدردی اور خیر خواہی کرے۔ خدا نے جو کچھ اسے عطا کیا ہے۔ اس سے خدا کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے سے دریغ نہ کرے۔

یہ ہے وہ مخلوق خدا کی خدمت گزاری کا اصل مقام جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہر پیرو کو دیکھنا چاہتے۔ اور جس تک پہونچنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور یہی وہ مقام ہے۔ کہ جو شخص اسے حاصل کرلیتا ہے۔ یعنی اس کا وجود خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر خلق اللہ کے لئے نفع ہی نفع بن جاتا ہے۔ اور اس میں شر کا کوئی مادہ نہیں رہتا۔ وہ روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل کرسکتا ہے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر مخلص احمدی خلق اللہ کی فیض رسانی کے اس مقام کو حاصل کرنے کی حتےٰ الامکان کوشش کرتا رہتا ہے۔ جس کا عہد اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ کیا ہے۔ اور مجموعی طور پر بھی جماعت ایسی خدمات بجا لاتی رہتی ہے۔ جو خلق اللہ کی خدمت گزاری سے تعلق رکھتی ہیں لیکن چونکہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور بہت سے مقامات پر اچھی خاصی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی اور نفع رسانی کے متعلق مقامی طور پر منظم کام بھی کیا جائے۔ اور ایسا طریق اختیار کیا جائے۔ کہ اس پہلو کی خدمات کو زیادہ مفید اور زیادہ مؤثر بنایا جاسکے۔

اس کے لئے ان لوگوں کے طریق کار سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ جنہوں نے مخلوق کی خدمت گزاری کو اپنی زندگی کے پروگرام میں داخل کیا ہوا ہے۔ اور ایک لمبے تجربہ کے بعد اسے عمدہ اور مؤثر شکل میں سرانجام دینے کے قابل بن چکے ہیں۔ ولایت کے ایک اخبار پیرسن ویکلی کی تازہ اشاعت میں اہلِ انگلستان کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں خلق اللہ کی خدمت گزاری کے بعض دلچسپ واقعات درج کئے گئے ہیں۔ ذیل میں اس مضمون کے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:-

لکھا ہے۔ کہ لنڈن میں بہت سے ایسے اشخاص کی ایک بڑی تعداد ہے۔ جو اپنی فرصت کے اوقات یا تعطیل کے دنوں میں شہر کے خطرناک مقامات پر راہگیروں اور سواریوں کی راہنمائی کرتی ہے۔ اسی طرح فرسٹ ایڈ کے خدمت گزاروں کی بہت بڑی تعداد ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ شہر لنڈن میں سینٹ جان امبولنس بریگیڈ کے ممبروں کی تعداد ۱۶ ہزار ہے۔ یہ بے کار لوگ نہیں۔ بلکہ کاروباری لوگ ہیں۔ جو اپنی فرصت کے اوقات میں۔ تعطیل کے دنوں میں۔ اور ڈیوٹی سے علیحدہ ہونے کے بعد سڑکوں پر یا مجمع میں زخمی ہوجانے والے اشخاص کی امداد میں لگے رہتے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف اپنے وقت اور اپنی راحت کی قربانی کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے ہی خرچ سے فرسٹ ایڈ کے مرکز قائم کرتے ہیں۔ ہر اس مقام پر جہاں پبلک کام کھیل یا تفریح کے لئے جمع ہوتی ہے۔ فرسٹ ایڈ والے اپنی مخصوص وردی میں موجود ہوتے ہیں۔ جب کوئی زخمی یا علیل ہو۔ تو فرسٹ ایڈ والے دوڑ پڑتے ہیں۔ اور چند لمحوں کے اندر فوری طبی امداد بہم کرکے مریض کو ہسپتال پہونچا دیتے ہیں:-

ان کے علاوہ خدمت گزاروں کی ایک اور جماعت ہے جو ضرورت مند مریضوں کو اپنے جسم کا خون اور پوست دیتے ہیں۔ لنڈن میں اسوقت ۱۷۵۰ ایسے مرد و زن موجود ہیں۔ جو اپنے جسم کا خون دن رات دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اس کی کوئی قیمت نہیں لیتے۔ بلکہ اپنے نام بھی مخفی رکھتے ہیں۔ جب ضرورت کے وقت جتنے اشخاص کو بلایا جائے۔ تو وہ اپنا گھر اور کام چھوڑ کر ان لوگوں کو خون دینے کے لئے آجاتے ہیں جن کو نہ وہ کبھی دیکھیں گے۔ اور نہ اُن کے نام سے آگاہ ہونگے۔ اس کام کے لئے ایک باقاعدہ ادارہ قائم ہے۔ صرف اس کے منتظمین ہی جانتے ہیں۔ کہ کس کا خون کس کو دیا جارہا ہے۔ اپنے خون کے ذریعہ انسانی جان بچانے والوں میں مشہور تجار ممبران پارلیمنٹ اور دفاتر کے ملازم شامل ہیں۔ جن کا جسم بُری طرح جل جائے۔ یا زخمی ہوجائے۔ ان کے لئے اپنے جسم کا چمڑہ دینے والے

لوگ بھی ہیں۔ جو خوشی سے یہ تکلیف برداشت کرتے ہیں؛

اسی طرح ہزارہا مرد و عورتیں ایسی ہیں۔ جو غربا اور مفلوک الحال لوگوں کے لئے کپڑے تیار کرنے میں اپنی فرصت کے اوقات صرف کرتی ہیں۔ غربا کے دوا کا کام بھی مفت کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ جن میں بڑے بڑے امرا اور سرکاری افسر شامل ہیں؛

یہ مثالیں اگرچہ ایک ایسی حکمران قوم کے افراد کی ہیں جو دُنیوی شان و شوکت میں بہت بڑا درجہ رکھتی ہے۔ اور جو اس بارے میں عرصہ دراز سے اپنے اہلِ وطن کی تربیت کرتی چلی آ رہی ہے۔ پھر ان لوگوں کے پاس اس قسم کے انتظامات کرنے کے کافی ذرائع موجود ہیں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ خلق اللہ کی خدمت گزاری کا کام اگر بڑے پیمانہ پر نہیں۔ تو چھوٹے پیمانہ پر ہر جگہ ہماری جماعت کے لوگ بھی کر سکتے ہیں اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ جہاں تک اس کے بس میں ہو اس کام کو سرانجام دے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ ہماری جماعت اس طرف خاص توجہ نہ کرے۔ اور اپنے حالات کے مطابق جس حد تک خدمت کر سکتی ہے۔ وُہ ایک نظام کے ماتحت نہ کی جائے؛

پس ذمہ وار کارکنوں کو ہر جگہ ایسی تربیت کا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری جماعت کے افراد خلق اللہ کی ہمدردی۔ اور خدمت گزاری کا فرض ادا کر سکیں۔ احمدی خدا تعالےٰ کے فضل سے خدا تعالےٰ کی مخلوق کے لئے ایثار و قربانی کی ایسی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ جن کا کسی اور جگہ ملنا محال ہو۔ کیونکہ یہ سب کچھ اپنے خالق و مالک کی خوشنودی کے لئے کریں گے۔ ضرورت صرف یہ ہے۔ کہ اس بارے میں ان کی تربیت کی جائے۔ اور اس کے لئے نظام کے ماتحت کام کرنے کا موقعہ بہم پہونچایا جائے خاصکر نوجوانوں کی اس کے متعلق خصوصیت سے تربیت کرنی چاہیئے۔ جن اصحاب کو خلق اللہ کی کسی قسم کی خدمت کرنے اور نفع پہونچانے کا موقعہ میسر آیا کرے۔ مہربانی کر کے وُہ اس کے متعلق ضروری امور لکھ کر ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ اخبار میں درج کئے جا سکیں۔ اور اس طرح دُوسروں کے لئے تحریک کا مُوجب بن سکیں۔ اس کے متعلق ضرورت کے وقت مرکزی اداروں سے مشورہ حاصل کیا جا سکتا ہے؛

پس اس کام کو زیادہ انتظام اور عمدہ طریق سے سرانجام دینے کی کوشش کرنی چاہیئے ہر انسان کی خواہ وُہ کسی مذہب و قوم کا ہو۔ جس رنگ میں بھی خدمت کی جا سکے۔ کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے؛

سرحدی مُسلمان اور کانگرس

کانگرس نے سرحدی مُسلمانوں کے پُرجوش طبقہ کو غلط راستہ پر ڈال کر جو مالی۔ اور جانی نقصان پہونچایا ہے۔ وُہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس کی وجہ سے مسلمانوں کی ترقی بہت پیچھے جا پڑی ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ اب یہ لوگ بیدار ہو رہے ہیں۔ اور نہ صرف کانگرس کی اصلیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ بلکہ دُوسروں کو بھی واقف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ سید لال بادشاہ صاحب سابق صدر فرنٹیر کانگرس کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کانگرس سے اپنی وابستگی کا ان الفاظ میں ذکر کرتے ہُوئے کہ " میں ایک کانگرسی کارکن ہوں میں نے صوبہ سرحد میں کانگرس کمیٹی کی بنیاد رکھی تھی " لکھا ہے " بڑے غور و خوض کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہُوں۔ کہ کانگرس کے اقوال و افعال میں بہت فرق ہے۔ شروع شروع میں کانگرس سے مجھے انتہائی عقیدت تھی۔ لیکن جس وقت مجھے معلوم ہؤا۔ کہ حب وطنی اور سچائی کا شائبہ تک اس جماعت میں نہیں ہے تو میں اس سے منحرف ہو گیا "

اس اعلان سے یہ تو ظاہر ہو گیا۔ کہ سرحدی مسلمانوں کے سرکردہ لیڈر کانگرس کو مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں قرار دے رہے ہیں۔ لیکن اتنا ہی کافی نہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ سرحدی مسلمانوں کو اس پھندے سے نکالنے کے لئے سرگرم کوشش کریں۔ جو کانگرس نے ان کے لئے بچھا رکھا ہے۔ اور جو لوگ ابھی تک کانگرس سے وابستگی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ انہیں علیٰحدگی اختیار کرنے پر آمادہ کریں؛

آئندہ انتخاب میں دہلی کا مُعاملہ

ایک طرف تو " جمعیۃ العُلماء " کا آرگن " الجمعیۃ " اس لئے دہلی کے ہندوؤں کی منت و سماجت کر رہا ہے۔ کہ وُہ مسٹر آصف علی کو اسمبلی کا ممبر منتخب کریں۔ اور دوسری طرف ہندو یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ وُہ مسٹر آصف علی کو ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہندو اخبارات کھلم کھلا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ اب کے بھی مسٹر آصف علی کا وُہی حشر ہو گا۔ جو سنہ ۱۹۲۶ء میں ہُوا تھا کیونکہ دہلی میں انتخاب مشترکہ ہے۔ اور ہندُو ووٹروں کی تعداد مُسلم ووٹروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ مسلمانوں کے سو فیصدی ووٹ بھی مسٹر آصف علی کو مل جائیں۔ تب بھی ان کی کامیابی کی کوئی صُورت نہیں۔

" الجمعیۃ " کے نزدیک مسٹر آصف علی کی ناکامی سے " یہ امر قطعی طور پر فیصل شدہ سمجھا جانے لگے گا۔ کہ ہندُو اکثریت میں ابھی اتنی صلاحیت پیدا نہیں ہُوئی۔ کہ وُہ مخلُوط انتخاب کے ماتحت اپنی رواداری کا ثبوت بہم پہونچا سکے۔ اس کا نقصان ہندوؤں کو اور تمام ملک کو اس سے بدرجہا زائد پہونچیگا۔ جتنا کہ فائدہ کسی ہندُو رکن کے منتخب ہو جانے سے خواہ وُہ مالوی جی ہی کیوں نہ ہوں، ہندُوؤں کو پہونچ سکتا ہے "

مگر یہ بات تو سنہ ۱۹۲۶ء میں بھی ظاہر ہو گئی تھی۔ جب انہی مسٹر آصف علی کو ہندُوؤں نے کامیاب نہ ہونے دیا تھا۔ اس پر جمعیۃ العلماء نے ہندُوؤں کو کیا نقصان پہونچایا تھا۔ نقصان پہونچانا تو الگ رہا۔ وُہ بدستُور ہندوؤں کی کاسہ لیسی کرتی رہی جب جمعیۃ العلماء کی یہ حالت ہو۔ تو ہندُوؤں کو کیا ضرورت ہے کہ مُسلمانوں کی کچھ پروا کریں؛

مومن اور مُنافق کی نئی تعریف

" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ منافق تھے۔ انہوں نے کبھی اسلام سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ اسلام کے دعوے میں اور اسلام کی خیر خواہی کے اعلان میں سچے مومنوں سے بھی زیادہ بلند بانگ تھے۔ لیکن جب جہاد کا وقت آتا تھا۔ تو اس کی مخالفت کرتے تھے۔ کبھی کہتے تھے اس گرمی کے موسم میں بھلا جہاد کی ضرورت کیا ہے۔ جب جاڑا ہوتا۔ تو کہتے اس کڑاکے کی سردی میں جہاد پر جانا حماقت ہے۔ کبھی جہاد سے اس لئے انکار کر جاتے۔ کہ سپہ سالار فلاں شخص کو کیوں بنایا گیا۔ فلاں کیوں نہیں بنایا گیا۔ غرضکہ ہر خطرہ سے بھاگتے تھے۔ لیکن جب دیکھتے۔ کہ مفت میں مال غنیمت ہاتھ آ جائے گا تو سب سے آگے دوڑ پڑتے تھے "

کلکتہ کے اخبار " ہند جدید " نے یہ تذکرہ ان مسلمان لیڈروں پر چسپان کرنے کے لئے کیا ہے۔ جو کانگرس سے علیٰحدہ ہیں۔ اور اس کے رویہ کو مُسلمانوں کے لئے نقصان رساں سمجھتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر کانگرس سے اختلاف رکھنے والے مسلمانوں کو منافق قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو کیا کانگرسی ہندُوؤں کو پکے مومن بھی سمجھا جاتا ہے۔ اگر مومن۔ اور منافق کی یہی تعریف ہے۔ تو حیف ہے۔ یہ تعریف کرنے والوں پر؛

پھر مسلمان مجاہدین کے مقابلہ میں ان کانگرسی بھگوڑوں کو پیش کرنا جنہیں نام نہاد " جہاد " سے دست بردار ہو کر حکومت کے مقابلہ میں ناک رگڑنے پڑے۔ اور اپنی شکست فاش کا اقرار کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ نہایت ہی افسوسناک ہے مسلمان مجاہدین تو میدان جنگ میں یا فتح پانا جانتے تھے۔ یا شہید ہونا۔ کیا کانگرسی سورماؤں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

ایمان کے ساتھ اعمال کی اصلاح بھی ضروری ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۹ جون ۳۴ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں نے کئی دفعہ جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ

صرف ایمان لے آنا

کافی نہیں۔ بلکہ ایمان کے موافق اعمال کو ڈھالنا بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

ایمان کی مثال

باغ کی سی ہے۔ انسانی اعمال اس کو سینچنے اور تر و تازہ رکھنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اگر درخت کو وقت پر پانی نہیں پہنچیگا۔ تو خواہ وہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو۔ خشک اور برباد ہو جائے گا۔ پس جب تک اعمال صحیح ساتھ نہ ہوں۔

ایمان سرسبز

نہیں ہوتا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں ایک حصہ ایسا ہے۔ جس نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور شائد وہ اس حقیقت کو سمجھتا ہی نہیں۔ یا شائد یہ وجہ ہو۔ کہ بعض دفعہ انسان خود دھوکہ میں آجاتا ہے۔ وہ غلط اصول بناتا ہے۔ اور ان کی روشنی میں تو کیا کہہ سکتے ہیں۔ ان کی ظلمت اور تاریکی میں کہیں کا کہیں بھٹکتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اس کی مثال بالکل اس مکڑی کی سی ہوتی ہے۔ جو اپنے گرد تانا تنتی اور جال بناتی ہے۔ پھر وہی جال اس کی

موت کا موجب

ہو جاتا ہے۔ اور اسی گھر میں وہ دم گھٹ کر مر جاتی ہے۔

چند ایک اصول ایسے ہیں جنکو ہماری جماعت دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اور وہ

قرآن کریم کے پیش کردہ اصول

ہیں۔ ان کا غلط مفہوم شائد بعض کی ٹھوکر کا موجب ہو۔ مثلاً ہم پیش کرتے ہیں۔ کہ آپس میں ہمارا معاملہ برادرانہ اور بھائیوں والا ہے۔ اور یہ کہ دنیا کی زینت ایک عارضی چیز ہے۔ حقیقی زینت وہی ہے۔ جو خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ اور

حقیقی زندگی

وہی ہے۔ جو موت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ممکن ہے۔ ان دونوں اصول کا غلط مفہوم بعض لوگوں کی ٹھوکر کا موجب ہو۔ مجھے نہایت افسوس ہے۔ کہ بعض افراد جماعت میں عملی دیانت کا ثبوت بہت کم ملتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے۔ کہ مومن دوسروں سے زیادہ محنتی زیادہ وفادار۔ زیادہ جفاکش اور زیادہ لائق ہوتا ہے۔ مگر بعض احمدیوں کی زندگی میں ہمیں یہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ مومن زیادہ نکما زیادہ ناکارہ۔ زیادہ کام چور اور زیادہ غافل ہوتا ہے۔ شائد بعض خیال کرتے ہوں۔ کہ

برادرانہ کام

ہے۔ اس لئے اسے توجہ اور محنت سے کرنے کی کیا ضرورت ہے یعنی بجائے اس کے کہ اپنے بھائی کا کام سمجھ کر اسے زیادہ کوشش اور زیادہ محنت سے کرتے۔ وہ اس کے متعلق سخت لاپروائی کرتے ہیں۔ گویا برادری کے اچھے معنوں کا برا مطلب لے لیتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اپنے بھائی کا ہی کام ہے۔ اگر خراب ہو گیا۔ تو کیا۔ کسی غیر کا تو نہیں ہے۔ اور برادری کا یہ غلط مفہوم لے لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال

دل کی بیماری

سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی نے معمار سے کوئی عمارت بنوائی ہے۔ اب اس اصول سے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ کہ

دنیا کی زینت

کوئی چیز نہیں۔ معمار اگر یہ خیال کرلے۔ کہ یہ مکان کل ہی ٹوٹ جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ تو یہ ایک

اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے بُرے معنے

ہوں گے۔ اس طرح وہ اپنی بدی کو نیکی کا پیرایہ دے گا۔ اور بہت سے لوگوں کی ٹھوکر کا موجب بن جائے گا۔ حالانکہ

حقیقی برادری کا اقتضاء

حقیقی ہمدردی ہوتا ہے۔ قادیان کے متعلق مجھے شکایت پہنچتی رہتی ہے۔ کہ

بعض پیشہ ور لوگ

دیانت سے کام نہیں لیتے۔ حالانکہ میں مختلف رنگوں میں نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ لیکن اسی دوران میں خود مجھے بھی ایک تجربہ اس کے متعلق ہو گیا۔ میں نے ایک مکان بنوایا۔ بعض احمدی معماروں نے میرے پاس شکایت کی۔ کہ مکان بنوانے والوں نے غیر احمدیوں کو کام دے رکھا ہے۔ حالانکہ ہم ان سے اچھا کر سکتے ہیں۔ اور چونکہ میرا اصول یہی ہے۔ کہ اگر

احمدی کام کرنے والے

مل سکیں۔ تو انہیں کام دینا چاہیئے۔ میں نے اس کی تحقیقات کرائی۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی شکایت صحیح نہیں۔ نوے فی صدی احمدی اور صرف دس فی صدی غیر احمدی تھے۔ اور یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ ہم نے کسی کا بائیکاٹ تو کر نہیں رکھا۔ ہر

دیانتدار اور اچھا کام کرنیوالے

کو موقعہ دیتے ہیں۔ بہرحال میں نے ہدایت کی۔ کہ آئندہ ان معترض لوگوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ابھی وہ لوگ عمارت کا کام ختم کر کے نکلے بھی نہ تھے۔ کہ اس کا پلستر گر گیا۔ اور ابھی اس پر تین ماہ نہ گذرے تھے۔ کہ فرش چکنا چور ہو گیا۔ جو ثبوت ہے اس امر کا کہ ان لوگوں نے دیانتداری سے کام نہ کیا تھا۔ وہ احمدیت کے جامہ سے

غلط رنگ میں فائدہ

اٹھانا چاہتے تھے۔ اور جب انہوں نے میرے ساتھ ایسا کیا تو اوروں کے ساتھ کیا کچھ نہ کرتے ہوں گے۔ اسی طرح ابھی ایک عزیز آئے۔ انہوں نے ایک قصہ سنایا۔ وہ ایک محکمہ کے انچارج ہیں۔ ان پر الزام لگایا گیا تھا۔ کہ وہ

ؔ کوئی صاحب اس سے اس مکان کا گمان نہ کریں۔ جو دارالانوار میں میں نے بنوایا ہے۔ یہ مکان قاضی عبدالرحیم نے تیار کروایا ہے۔ اور اس محنت اور اخلاص سے تیار کروایا ہے۔ کہ ہزاروں روپوں کا کام کروا دیا ہے۔ اور ایسا اعلیٰ ہے۔ کہ ہمیشہ اسے دیکھ کر قاضی صاحب کے لئے دعا نکلتی ہے۔

احمدیوں کی بے جا طرفداری

کرتے ہیں۔ حکومت نے اس الزام کی تحقیقات کرائی۔ اور انہیں اس سے بری پایا۔ ادھر گورنمنٹ کی نظروں میں تو ان کا یہ حال ہوا۔ کہ اعلےٰ حکام تک ان کی شکایت پہنچی اور تحقیقات ہوئی۔ اور دوسری طرف ایک احمدی جو ان کے وہاں جانے سے قبل موجود تھا۔ اس کے متعلق انہوں نے سنایا۔ کہ مجھے اس پر اس قدر اعتماد تھا۔ کہ نماز کی امامت بھی اس کے سپرد کر رکھی تھی۔ ایک دن ایک ماتحت افسر میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اگر کوئی شخص ممنوعہ اشیاء یہاں لاکر فروخت کرکے کثیر منافع حاصل کرتا ہو۔ تو اسے گرفتار کرنا چاہیئے۔ یا نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ ضرور مجرم کو پکڑنا چاہیئے لیکن اس امر پر حیران ضرور ہوا۔ کہ اس سوال کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تو

عام قانون کی بات

ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہی افسر آیا۔ اور مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں اس کے ساتھ ہولیا۔ تھوڑی دور جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہی احمدی اپنی ڈیوٹی کی جگہ سے کوئی سو گز پرے کھڑا ہے۔ میں حیران تو ہوا۔ مگر خیال کیا کہ شائد کوئی ضروری کام ہوگا۔ لیکن یہ میرے وہم گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ

یہی شخص مجرم ہے

جسے گرفتار کیا جائے گا۔ وہ افسر جب اس کے قریب پہنچا۔ تو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔ ٹھہر جاؤ۔ اور اس کی تلاشی کا حکم دیا۔ اس کے کپڑوں سے تو کوئی چیز برآمد نہ ہوئی۔ لیکن جب پگڑی اتار کر دیکھی گئی۔ تو اس میں سے تمباکو برآمد ہوا۔ جسے اس علاقہ میں لانے کی ممانعت تھی۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ دیکھ کر میرے تو

پاؤں تلے سے زمین نکل گئی

اور قریب تھا۔ کہ مجھے غش آجاتا۔ ایک اور احمدی افسر بھی اس وقت موجود تھا۔ جس نے اپنے احمدی ہونے سے بھی پہلے اس شخص کو ملازم رکھا تھا۔ یہ بات دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہوگیا۔ اور اگر وہ دیوار کا سہارا نہ لیتا۔ تو یقیناً گر پڑتا۔ وہ سناتے ان کے ماتحت چھ احمدی تھے۔ جن میں سے پانچ کو ایسے ہی جرائم میں نکالنا پڑا۔ ایک عورت اغوا کی گئی۔ اور وہ ایک غیر احمدی ملازم کے پاس پائی گئی۔ اس ملازم کے خلاف جب کارروائی کی گئی۔ تو ایک اور احمدی اس کے پاس پہنچا اور کہا۔ کہ تمہارے ساتھ اس افسر نے بہت ظلم کیا ہے۔ اس کی شکایت میں امیر جماعت کے پاس کرونگا اس احمدی کی غرض صرف

مفت کی نیک نامی

حاصل کرنا تھی۔

یہ مثالیں بددیانتی اور کام چوری کی ہیں۔ اور ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

دیانت کا اعلیٰ مقام

ہمارے بعض افراد کو حاصل نہیں۔ بلکہ ان کا اتنا ادنیٰ مقام ہے۔ جو گری ہوئی اقوام کے لئے بھی باعث ننگ و عار ہو اور پھر وہ ایسی بددیانتی

احمدیت کے نام کے پردہ میں

کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے ساتھ احمدیت کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ گو یہ سب لوگ جو زیر الزام آئے۔ ایک ایسے ضلع کے تھے جو

چوری کے لئے مشہور

ہے۔ اور جس کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ وہاں کا کوئی شخص چوری کی علت سے پاک نہیں۔ مگر احمدی ہوکر تو انسان کو پاک ہو جانا چاہیئے۔ مسلمانوں نے پستی کے زمانہ میں جو بدعادات پیدا کی ہیں۔ وہ احمدی ہوکر بالکل چھٹ جانی چاہئیں۔ مسلمانوں میں افسوس ہے۔ کہ تنزل کے ساتھ بعض بدعادات پیدا ہوگئی ہیں میں ایک دفعہ کشمیر گیا۔ وہاں

ایک قسم کا قالین

مختلف لوئیوں کے ٹکڑے جوڑ کر بناتے ہیں۔ جسے گابا کہتے ہیں میں نے وہاں کے ایک مشہور کاریگر کو ایک بڑے سائز کے گابے کا آرڈر دیا۔ اور اس کے مطابق قیمت بھی دیدی۔ لیکن جب وہ بنکر آیا۔ تو میں نے دیکھا۔ وہ آرڈر کردہ سائز سے چوتھائی کم تھا۔ میں نے اس سے اس بددیانتی کی وجہ دریافت کی۔ تو جو جواب وہ مجھے دے سکا۔ اور جسے وہ بہت زیادہ معقول اور وزنی سمجھتا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ

میں مسلمان ہوں

گویا اس کے نزدیک مسلمان کے معنی ہی یہ تھے۔ کہ بددیانتی کرنیوالا اب یہاں بھی یہ شکایت پیدا ہورہی ہے۔ کہ کام دیانتداری سے نہیں کیا جاتا۔ اور کہا یہ جاتا ہے۔ کہ ایک برادری ہے۔ کسی غیر کا کام تو نہیں۔ گویا یہ

چوروں کی برادری

ہے۔ اور یہاں سب ٹھگ ہونے چاہئیں۔ حالانکہ مومن دوسروں سے زیادہ چست ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے شائد یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ وہ جو نمازیں پڑھتے یا چندے دیتے ہیں۔ اس کی کسر کام میں بددیانتی کرکے نکالنی چاہیئے۔ چونکہ نمازیں پڑھنے میں دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ اس لئے اتنا وقت۔ کام کا حرج کرکے نکال لینا چاہیئے۔ اور چونکہ وہ دو روپیہ چندہ دیتے ہیں۔ اس لئے اتنی خیانت کر لینی چاہیئے۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس نیکی کا کیا فائدہ۔ جس کے نتیجہ میں بدی پیدا ہو۔ میرے نزدیک ہمارے

مدارس کے افسروں

پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ طلباء کو محنت کی عادت ڈالیں۔ اور انہیں دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کا عادی بنائیں۔ بچپن میں جب میں نے رسالہ تشحیذ جاری کیا۔ تو ایک کارکن سے کچھ مال ضائع ہوگیا۔ کمیٹی کے باقی ممبروں کی رائے تھی۔ کہ اس نے عمداً چوری اور بددیانتی کی ہے لیکن میرا خیال تھا۔ کہ اس نے مجبوری کے ماتحت اپسی کی نیت سے رقم خرچ کرلی۔ اور میں کہتا تھا۔ ہمیں ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ رقم وصول ہو جائے۔ اور اسے سرزنش بھی ہو۔ لیکن یہ چور کہلانے کا مستحق نہیں۔ مگر دوسرے ممبر اسے چور سمجھتے تھے۔ ایک دوست جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ اس مجلس میں بیٹھے تھے۔ وہ کہنے لگے۔ دونوں فریق غلطی پر ہیں۔ روپیہ آپ لوگوں کا ذاتی تھا۔ یا چندہ کا۔ چونکہ چندہ کا تھا۔ اس لئے خدا کا تھا۔ پس اگر

خدا کے ایک بندہ نے

ضرورت کے وقت اسے خرچ لیا۔ تو اس میں جرم کونسا ہے۔ اور غلطی کیا ہے۔ انہیں بہت سمجھایا گیا۔ کہ یہ اصل ٹھیک نہیں۔ مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ بہت نیک آدمی تھے۔ اور یہ حسن ظنی کم فہمی کی وجہ سے تھی۔ مگر اس قسم کی حسن ظنی بھی خطرناک ہوتی ہے۔ اور بددیانت بنا کر چھوڑتی ہے۔

مدارس کے افسروں کو چاہیئے۔ کہ اپنے طلباء میں

اخلاق کی روح

پیدا کریں۔ دوسرے صیغوں کا بھی یہی فرض ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اخلاق کی درستی کی طرف توجہ بہت کم ہے۔ ظاہری باتوں کا ظاہری قانون کا اور ظاہری پابندیوں کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ ناظر صاحبان بھی زیادہ تر انہی باتوں کا خیال رکھتے ہیں۔ حالانکہ ظاہری باتیں بھی اخلاق سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ بددیانت لوگ

قوم کے لئے ناسور

ہوتے ہیں۔ اور ان کی موجودگی میں کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ جب تک ایسے افراد کا علاج نہ کیا جائے۔ اور جو ناقابل علاج ہوں ان کو نکالا نہ جائے۔ ہماری جماعت کی ترقی مشکل ہے۔ دیانت کے بغیر دنیا میں کوئی کام نہیں ہوسکتا۔

بددیانتی سے بے اعتمادی

پیدا ہوتی ہے۔ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے تو ہمیں اس کے لئے میدان بھی صاف کرنا چاہیئے۔ ایک شخص رات کو ایک جگہ سوتا ہے۔ جہاں سے کبھی اس کا پاجامہ چوری

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۴ء

یوم التبلیغ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کیلئے

نہایت مفید اور کارآمد لٹریچر

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مؤلفہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

تبلیغ احمدیت کے لئے یہ رسالہ کئی لحاظ سے نہیں بلکہ ہر لحاظ سے مفید اور بہتر ہے۔ حضرت صاحب کی سوانح۔ کارنامے۔ پیشگوئیاں۔ بتدریج ترقیاں۔ جو الٰہی سلسلوں کے مستلزم حال ہوتی ہیں۔ غرضیکہ نہایت لطیف اور مؤثر انداز میں حضرت صاحب نے یہ سیرت تالیف فرمائی۔ جس کے مطالعہ سے متعصب سے متعصب انسان بھی نیک اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسکی قیمت پہلے ۴ر تھی۔ مگر اب تبلیغی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا نہایت ہی ارزاں ایڈیشن چھپوایا گیا ہے۔ یعنی فی ا۔ر اور فی سینکڑہ ے۔ر کاغذ عمدہ ۲۔ر فی سینکڑہ عللہ ر

عقائد احمدیہ۔ جس میں مخالفین کے غلط الزامات متعلقہ عقائد کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے پورے طور پر ازالہ کر دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر فی سینکڑہ ۱۵ ر

تبلیغی ہمدردانہ خط

مؤلفہ

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالے

یہ تبلیغی خط معزز اور مہذب طبقہ کے مناسب حال نہایت مؤثر اور دلکش اور دلچسپ پیرائے میں تالیف فرمایا گیا ہے۔ اس میں اصولی طور پر تمام اختلافی امور کو حل کرتے ہوئے احمدیت کی حقیقت سے تعارف کرایا گیا ہے۔ بعض دوستوں کی پرزور فرمائش پر تیسری مرتبہ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت فی سینکڑہ عگر

اہل اسلام کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں

مخدومی سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت محبت و ہمدردی سے مسلمانوں کو ترقی حاصل کرنے کا صحیح گُر بتایا ہے۔ اور اس نئے اور اچھوتے رنگ میں احمدیت کی تبلیغ کی گئی ہے۔ مجلد سنہری مر کو قیمت ار فی سینکڑہ صہ ر

درثمین اردو کا سستا ایڈیشن۔ فی سینکڑہ ۶ ر

آخری فیصلہ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری

ایک لاکھ کی تعداد میں

کچھ عرصہ سے مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار آخری فیصلہ والا الگ طور پر چھپوا کر تقسیم کر رہا ہے۔ اور اپنی عبارات اور ان پر اصرارِ انکار جن کی بنا پر الٰہی فیصلہ صادر ہُوا۔ باوجود ہماری طرف سے بیسیوں مرتبہ مطالبہ کے عمداً چھپا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اسکو اخبار اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء جس میں وہ اشتہار مع مولوی ثناء اللہ کے پُر اصرار انکار کی تفاصیل درج ہیں۔ اسکی کئی ہزار کاپیوں کی نقد فرمائش پیش کی گئی۔ مگر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اس لئے ناواقف پبلک کو حقیقت آشنا کرنے کے لئے یہ ایک پوسٹر چھپوا دیا گیا ہے۔ جس میں حضرت صاحب کا آخری فیصلہ والا اشتہار اور اس کے نیچے مولوی ثناء اللہ کی وہ تمام عبارات اور ریمارک اور حاشیئے درج کئے گئے ہیں۔ جن میں مولوی ثناء اللہ بار بار انکار اور انکار پر اصرار کرتا رہا۔ اور پھر اس کے اپنے مسلمہ فیصلہ کے مطابق احکم الحاکمین کا ناطق فیصلہ ہُوا۔ ان ہر دو عبارات کے یکجائی مطالعہ سے ناظرین پر اصل حقیقت کھل جائے گی۔ اور آئندہ مولوی ثناء اللہ کی مغالطہ دہی سے حق بیں پبلک بچ جائے گی۔ بعض احباب کی خواہش ہے۔ کہ اس پوسٹر کی اشاعت کم سے کم ایک لاکھ تک فوراً ہو جانی چاہیئے۔ اس لئے اس کی قیمت بھی برائے نام یعنی آٹھ آنے فی سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ تاکہ جلد سے جلد یہ اشتہار شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں کوچہ بکوچہ اور گھر بہ گھر پہنچ جائے احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کے لئے جلد سے جلد فرمائشیں بھیج دیں۔

ثناء اللہ کو ایک اور نئی قسم کا چیلنج

اس چیلنج میں مولوی ثناء اللہ کو نہایت صفائی اور جرأت سے للکارا گیا ہے۔ کہ تم اگر حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد میں اپنے سچا ہونے پر سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے ہزاروں روپیہ کے انعامی چیلنج پر قسم کھانے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ تو ہم حضرت صاحب کی صداقت پر انہی الفاظ میں قسم کھانے کو تیار ہیں۔ مقابلہ میں آؤ۔ چیلنج نہایت عجیب و غریب ہے۔ اور مخالف کو ساکت کر دینے والا ہے۔ فی سینکڑہ عہ ر

عروج احمدیت سلسلہ احمدیہ کی ترقیاں جو پیشگوئیوں کے ماتحت تا ایندم ہو چکی ہیں۔ فی سینکڑہ ۔ے ر

احسانات مسیح موعودؑ۔ حضرت صاحب کے خصوصی کارناموں کی تفصیل دلچسپ پیرائے میں۔ فی سینکڑہ عہ

کتاب گھر قادیان

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء

عاشقانِ قرآن کے لئے

زندگی بخش بشارت

الحمد للہ۔ کہ یہ مقبول عام وخاص قرآن کریم مترجم بطرز آسان جس کی ایک عرصہ سے احباب کو ضرورت تھی۔ آٹھ نو ماہ کی مسلسل مساعی کے بعد اور خرچ کثیر سے چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اب کی مرتبہ نہ صرف قرآن مجید کی تصحیح کا انتظام تسلی بخش ہوا ہے۔ بلکہ اس کے ترجمہ کو پہلے سے زیادہ آسان اور عام فہم اور بامحاورہ کرنے کی نہایت مفید اصلاحیں بھی کی گئی ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس قرآن مجید پر تحت اللفظ ترجمہ کو پڑھنے اور سمجھنے کے لئے کسی استاد کی ضرورت نہیں گویا بغیر استاد کے ہی ایک ماہ کے اندر اندر ہر اردو لکھا پڑھا شخص قرآن مجید کا ترجمہ نہایت آسانی کے ساتھ پڑھ جائیگا۔

علاوہ ازیں عربی الفاظ کے لکھنے میں بھی ایک خاص جدت اور اختیار کی گئی ہے۔ کہ جو الفاظ یا حروف باہم مل کر پڑھے جاتے ہیں۔ ان کو بہ نسبت دوسرے الفاظ کے کم فاصلہ دے کر لکھا گیا ہے تاکہ مبتدی قرآن کریم کے الفاظ پڑھنے میں پریشانی سے بچ جائے۔ یہ سب خوبیاں نمونہ کے صفحہ سے ظاہر ہیں۔

الحمد للہ۔ کہ اب کی مرتبہ میں احباب کی کل شکایات متعلقہ صحت وطباعت وکتابت وغیرہ کا پورے طور پر ازالہ کر کے ایک نہایت صحیح خوشخط۔ جلی قلم بامحاورہ تحت اللفظ مترجم قرآن مجید تیار کر کے خالق ومخلوق کے سامنے ایک حد تک سرفرد ہوتا ہوں امید ہے۔ کہ احباب اس نعمت عظمےٰ کی قدردانی فرماتے ہوئے اس کی اشاعت کثیر میں حصہ دافر لیں گے۔ اور اپنے بچوں اور عورتوں کو فہم قرآن کی طرف توجہ دلا کر آئندہ سے یہ مترجم قرآن پڑھنے پڑھانے کی کوشش کریں گے۔ اس ایڈیشن کی باوجود اس قدر خوبیوں کے قیمت بھی کم کر دی گئی ہے۔ یعنی مجلد للعہ تین عدد کے یکمشت خریدار سے ہے۔ مجلد چرمی للعہ ۱۲ محصول بذمہ خریدار۔ تین یا زائد تعداد بذریعہ ریلوے پارسل منگانا بہتر ہے۔ ایک سے زائد کے خریدار کم از کم نصف قیمت آرڈر کے ہمراہ ارسال فرماویں۔

شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّ (۲۶–۲۸)

پھاڑا زمین کو باقاعدہ پھر ہم نے اُگائے اسمیں اناج اور انگور اور

قَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّ (۲۹–۳۱)

ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور باغ گھنے گھنے اور

فَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ (۳۲–۳۳)

میوے اور چارہ فائدہ تمہارے لئے اور تمہارے چارپاؤں کے لئے پس جب آوے گی

الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ (۳۴–۳۶)

کان پھوڑنیوالی اسدن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ (۳۷)

اور اپنے جورو اور اپنے بیٹوں سے ہر مرد کے لئے ان میں سے اسدن فکر لگی ہوئی ہوگی

يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ (۳۸–۴۰)

جو کافی ہو اسکے لئے کتنے منہ اسدن روشن ہوں گے ہنستے ہوئے ہشاش بشاش

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ (۴۱–۴۲)

اور کتنے منہ اسدن غبار آلودہ ہونگے چڑھی ہوئی ہوگی ان پر سیاہی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ (ع ۱ — ۵)

یہی لوگ کافر بدکار ہیں

سورۃ التکویر مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — وھی تسع وعشرون آیۃ (۱)

ساتھ نام اللہ کے جو بیحد کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا (۲–۳)

جسوقت کہ سورج لپیٹا جاوے اور جسوقت کہ تارے مکدر ہو جائیں اور جسوقت

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ (۴–۵)

پہاڑ چلائے جاویں اور جسوقت دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں بیکار چھوڑی جاویں اور جب کہ وحشی

حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ (۶–۸)

اکٹھے کئے جاویں اور جبکہ دریا چیرے جاویں اور جسوقت جانیں قسم قسم کی ملائی جاویں

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَاِذَا (۹–۱۰)

اور جسوقت زندہ درگور لڑکی پوچھی جاوے کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی اور جب

مندرجہ ذیل نادر تحفے تھوڑی تعداد میں باقی رہ گئے ہیں۔ ضرورت مند احباب جلد منگالیں۔ قیمتیں بھی رعایتی کر دی گئی ہیں۔

حمائل شریف مترجم بطرز آسان مع فہرست مضامین وغیرہ بجائے عہ کے عگار

درس القرآن از حضرت خلیفہ اول رضہ بجائے سے کے عگار۔

کلید القرآن مع لغات القرآن۔ الفاظ قرآن کی فہرست مع حوالہ پارہ ورکوع وترجمہ الفاظ بجائے عہ کے صرف ۱۲ ر

حمائل شریف بغیر ترجمہ۔ بطرز آسان جیبی سائز نہایت خوبصورت مجلد بٹن دار صرف عہ ر

کتاب گھر قادیان

ہو جاتا ہے۔ کبھی قمیص۔ کبھی کوٹ اور کبھی بٹوا۔ اسے اگر کہا جائے۔ کہ حسن ظنی سے کام لو۔ یہاں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ تو وہ ہماری بات کس طرح مان سکتا ہے۔ حافظ مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہٗ
باز مے گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

اسی طرح بدظنیوں کے سامان کی موجودگی میں کسی سے کہنا۔ کہ حسن ظنی سے کام لو بے معنی بات ہے۔ جو انسان چوروں سے گھرا ہوا ہے۔ وہ اگر اپنی جان بچانا چاہتا ہے تو اسے بدظنی کرنی پڑے گی۔ پس اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ باہم

اعتماد کی فضاء

پیدا ہو۔ تو لوگوں میں دیانت پیدا کرو۔ ولایت میں میں نے دیکھا ہے۔ اور کئی بار اپنے ساتھیوں کو بھی دکھایا وہاں

ولایت کا مزدور

اس پھرتی سے کام کرتا ہے۔ گویا اس کے اپنے گھر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اور نہایت بیش قیمت سامان جل رہا ہے لیکن

یہاں کا مزدور

میں نے خود کئی بار دیکھا ہے۔ نہایت ہی غفلت سے کام کرتا ہے۔ وہ اینٹیں لانے کے لئے جائے گا۔ تو آہستہ آہستہ پھر وہاں پہنچ کر پہلے اینٹوں کو دیکھے گا۔ پھر ایک ایک اینٹ اٹھائے گا۔ اسے پھونک پھونک کر رکھے گا۔ اور اگر موقعہ ملے تو بیٹھ کر حقہ پینے لگ جائے گا۔ پھر اگر معمار آواز دے گا کہ جلدی آؤ۔ تو کہے گا۔ میں اڑ کر تھوڑا ہی آسکتا ہوں۔ یہی

معمار کا حال

ہے۔ وہ اینٹ پکڑ کر تیسی کے ساتھ اس پر ٹک ٹک کرتا رہیگا گویا اس میں سے نشاستہ نکال رہا ہے۔ غرض ان کو دیکھ کر یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ کام کر رہے ہیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی شغل ہے۔ یا تماشہ کر رہے ہیں۔ اگر کوئی ایسا ہوائی جہاز ہو جس میں چند گھنٹوں میں ولایت سے ہندوستان پہنچا جا سکے۔ اور ایک آدمی کو اس میں بٹھا کر پہلے ولایت کے مزدور دکھائے جائیں۔ اور پھر دو تین گھنٹہ کے بعد ہی اسے ہندوستانی مزدوروں کو دیکھنے کا موقعہ ملے۔ تو اس

عظیم الشان فرق

کو دیکھ کر شائد وہ پاگل ہو جائے۔ آہستہ آہستہ کام کرنے کی وجہ سے ہی یہاں مزدوروں سے زیادہ وقت کام لیا جاتا ہے۔ ولایت میں مزدور چھ گھنٹہ کام کرتا ہے۔ اور یہاں دس گھنٹے لیکن ولایت کا مزدور چھ گھنٹے میں اتنا کام کر لیتا ہے جتنا یہاں تیس چالیس گھنٹے میں کرتا ہے۔ اور اس قدر محنت کے بعد اس کا حق ہو جاتا ہے۔ کہ آرام کرے۔ اور چونکہ کام کرنے کے بعد اسے فرصت بھی مل جاتی ہے۔ اس لئے اس وقت میں محنت کر کے

ولایت کے مزدوروں میں سے

بعض لوگ بڑی بڑی ترقیاں کر جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی لوگ بڑے بڑے پروفیسر اور موجد بن گئے۔

ایڈیسن

جو اس زمانہ کا بہت بڑا موجد ہوا۔ اور جس نے تقریباً ایک ہزار ایجادیں کیں۔ وہ پہلے ایک کارخانہ میں چپڑاسی تھا۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ چٹھیاں لے جانے پر مقرر تھا۔ وہ ہمیشہ جیب میں کتاب رکھتا۔ اور چٹھی دے کر کتاب پڑھنے بیٹھ جاتا۔ جب جواب ملتا۔ تو کتاب جیب میں رکھ کر چل پڑتا۔ اور اسی طرح مطالعہ کرتا رہتا۔ آخر بڑا سائنسدان بن گیا۔ اور اس نے اتنی ترقی کی۔ کہ تاریخ میں اس کا نام ہمیشہ یادگار رہیگا۔

اس نے ہزار کے قریب ایجادیں کیں۔ اور بہت سی ایجادیں اس کی ایجادوں سے آگے کی گئی ہیں۔ مگر یہ شخص پہلے

ایک ان پڑھ چپڑاسی

تھا۔ جو دنیا کا بہت بڑا آدمی بن گیا۔

پس ہمارے امراء۔ سکرٹریان اور بالخصوص

جماعت سالکین

کا جو میں نے قائم کی ہے۔ فرض ہے۔ کہ ان غلطیوں کو دور کریں جو جماعت کے بعض افراد میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ہم اپنی جماعت میں سے بددیانتی کو دور نہیں کر سکتے۔ تو دنیا میں ہمارا رعب نہیں قائم ہو سکتا۔ بددیانتی بے ایمانی پیدا کرتی ہے مجھے یاد ہے۔ میں چھوٹا ہی تھا۔ کہ ایک دفعہ امرتسر گیا۔ میں نے بازار میں دیکھا۔ کہ

ایک سفید ریش جبہ پوش مولوی صاحب

جا رہے تھے۔ اور پیچھے پیچھے ایک غریب آدمی ان کی منتیں کرتا جاتا تھا۔ وہ کبھی کبھی مڑ کر اس کی طرف دیکھتے اور غصہ سے اسے دھتکار دیتے۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ کیا بات ہے اس نے بتایا۔ کہ میں مزدور آدمی ہوں۔ ہمارے ہاں بغیر پیسے کے شادی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے شادی کی خاطر میں جو مزدوری کرتا تھا۔ وہ ان کے پاس جمع کرتا جاتا تھا۔ کیونکہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محفوظ جگہ کوئی نہ تھی۔ اب جبکہ چار سو کے قریب روپیہ جمع ہو گیا۔ اور میرا شادی کرنے کا ارادہ ہوا۔ تو ان سے روپیہ مانگا۔ مگر یہ صاف مکر گئے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ میرے پاس تمہارا کوئی روپیہ نہیں۔ اب غور کرو اس شخص کے دل میں خدا پر کیا ایمان رہ گیا ہو گا۔ بددیانتی ایمانی اور اقتصادی دونوں طرح سے کمزور کرتی ہے۔ پس ہماری جماعت میں یہ چیز بالکل نہ ہونی چاہیئے۔ اموال اور کام کاج میں پوری دیانتداری ہونی چاہیئے اور

معاہدات کی سختی سے پابندی

ہونی ضروری ہے پس جن دوستوں کے دلوں میں ہمدردی ہے انہیں چاہیئے۔ کہ ایسی باتوں کو دیکھتے رہیں۔ کہ پیشہ ور لوگ دیانتداری سے کام کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ یہ دیانتداری نہیں کہ مالک کی موجودگی میں خوب کام کیا لیکن اس کے جانے کے بعد بیٹھ گئے۔ اگر خدا تعالیٰ کو نگران سمجھا جائے۔ تو انسانی

نگرانی کی ضرورت

ہی باقی نہیں رہتی۔ پس چاہیئے۔ کہ ایسے لوگ اپنی اصلاح کریں اور جو خود نہیں کر سکتے۔ ان کی دوسرے کریں۔ اور جو عادی مجرم ہوں۔ انہیں سزائیں دی جائیں یعنی ان سے کام نہ لیا جائے یا پھر اپنے سے الگ کر دیا جائے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو شخص کام میں بددیانتی کرتا ہے۔ وہ

مال کھا جانے والے سے زیادہ خطرناک

ہے۔ فرض کرو ایک شخص نے ایک میز بنوائی۔ جس کی عمر بیس سال تک ہونی چاہیئے۔ لیکن بنانے والے نے لکڑی ناقص لگا دی اسے ٹھیک طرح صاف نہ کیا۔ روغن اچھا نہ کیا۔ اور وہ ایک سال کے بعد ٹوٹ پھوٹ گئی۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ اس نے ۹۵ فیصدی کھا لیا۔ مگر روپیہ کھانے والا اتنا کبھی نہیں کھا سکتا۔ روپیہ میں سے زیادہ سے زیادہ بیس پچیس فیصدی کھایا جا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو دس ہزار روپیہ کوئی سامان خریدنے کے لئے دیا جائے اور وہ ۹۹۰۰ کا سامان خریدے۔ اور سو روپیہ کھا جائے۔ تو بے شک اس نے بڑا جرم کیا۔ لیکن جو شخص کام میں بددیانتی کرے۔ اور اصل قیمت لے کر ناقص چیز مہیا کر دے۔ وہ

بہت زیادہ مجرم

اور خطرناک مجرم ہے۔ فرض کرو۔ کسی حکومت نے سامان جنگ بنوایا۔ مگر بنانے والے گولی بارود ایسا بنا دیں۔ جو میدان میں پھس پھس کر کے رہ جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں جس قدر جانیں ضائع ہوں گی۔ ان سب کی ذمہ داری بنانے والوں پر ہو گی ان سے وہ شخص بدرجہا اچھا ہو گا۔ جس نے روپیہ میں سے ایک آنہ کھا لیا۔ اور پندرہ آنے کی چیز اچھی مہیا کر دی۔ اسی طرح جو شخص دس گھنٹہ کی مزدوری لے کر پانچ گھنٹہ کام کرتا ہے۔ وہ گویا پچاس فی صدی کھا لیتا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ ہمارے ملک میں روپیہ کھا جانے والوں کو تو بہت برا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کام خراب کرنے والوں کو کوئی بددیانت نہیں کہتا۔ حالانکہ یہ اس سے بہت زیادہ اور سخت خطرناک بددیانت ہوتے ہیں۔ کیونکہ کام میں بددیانتی کے نتائج بعض اوقات سخت خطرناک نکلتے ہیں۔ میں نے کسی رسالہ میں ایک مضمون پڑھا۔ کہ

ترکی کی ایک جنگ میں

سپاہیوں کو جو کارتوس مہیا کئے گئے۔ ان میں لکڑی ٹھونسی ہوئی تھی۔ ترک مرنے مارنے پر آمادہ تھے۔ مگر ان کی جانبازی کسی کام نہ آسکی۔ کیونکہ سامان خریدنے والے نے صندوق کھول کر دیکھا ہی نہ تھا۔ کہ اندر کیا بھرا ہوا ہے۔ اگر وہ پچاس لاکھ میں سے صرف چالیس لاکھ کا سامان خریدتا۔ اور دس لاکھ کھا جاتا۔ تو گو وہ بد دیانت ٹھہرتا مگر اس کی بد دیانتی اس قدر

نقصان کا موجب

نہ ہوتی۔ جتنی اس کی یہ غفلت ہوئی۔ خواہ اس نے مال خریدنے میں کوئی بد دیانتی نہ کی۔ اور ایک پیسہ بھی نہ کھایا۔ مگر اس کی سستی

ہزاروں جانوں کے اتلاف کا باعث

بن گئی۔ اور ترکوں کو اپنے ملک سے محروم ہونا پڑا۔ اگر وہ دس لاکھ روپیہ کھا جاتا۔ تو یہ بد دیانتی اس غفلت سے بدرجہا اچھی ہوتی۔ کیونکہ دس لاکھ روپیہ تو ایک شہر کی قیمت بھی نہیں۔

لیکن ہمارے ملک میں کام کی بد دیانتی کو برا نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی غفلت کو کوئی جرم خیال کیا جاتا ہے۔ ہاں مالی خیانت کو بہت برا خیال کیا جاتا ہے۔

جنگ احد میں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس آدمیوں کو ایک درہ پر متعین فرمایا۔ اور حکم دیا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ باقی فوج مرے یا جیئے۔ ہارے یا جیتے۔ تم یہاں سے ہرگز نہ ہٹنا۔ مگر جب کفار کو شکست ہوئی اور وہ بھاگے تو درہ پر مقرر کردہ آدمیوں نے خیال کیا۔ کہ اب ہمیں بھی کچھ لڑائی میں حصہ لینا چاہیئے۔ ان کے افسر نے کہا کہ ہمیں ہر حال میں یہیں رہنے کا حکم ہے مگر باقیوں نے کہا کہ عقل کی بات کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد تو صرف یہ تھا۔ کہ اس

درہ کی حفاظت

کی جائے۔ مگر اب کہ دشمن بھاگ چکا ہے اس کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے۔ اس افسر نے اور ایک ساتھی نے تو جانے سے انکار کر دیا۔ لیکن باقی آٹھ بھاگ کر لڑائی میں شامل ہوئے خالد بن ولید نے جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ مڑ کر دیکھا تو درہ کو خالی پایا۔ انہوں نے اپنی بھاگتی ہوئی فوج میں سے ایک دستہ جمع کر کے اس پر حملہ کر دیا۔ دو صحابی جو وہاں موجود تھے۔ وہ تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور کفار نے مسلمانوں پر عقب سے ایسا حملہ کیا۔ کہ وہ ٹھہر نہ سکے۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایک وقت میں بارہ اور دوسرے وقت میں صرف چھ آدمی رہ گئے۔ آپ کے

دندان مبارک

میں سے بعض صدمات سے ٹوٹ گئے اور آپ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اور لاشوں کے نیچے دب گئے۔ اور خیال کر لیا گیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ تو کام کرنے میں

ایک چھوٹی سی غلطی اور غفلت

سے کس قدر نقصان اٹھانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص تائید سے آپ کی نصرت نہ کرتا۔ تو ایسے ہزاروں دشمنوں میں جو خون کے پیاسے اور مار دینے کی قسمیں کھا کر آئے ہوں۔ ایک بے ہوش پڑا ہوا انسان کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔ اتنے دشمنوں کے سامنے تو ہوش میں جو انسان ہو وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ ایک بے ہوش پڑا ہوا۔ انسان اپنی حفاظت کر سکے۔ پس یہ

محض اللہ تعالیٰ کا فضل

تھا۔ کہ آپ محفوظ رہے۔ آپ پر صحابہ کی لاشیں گر گئیں۔ اور اس وقت اگرچہ آپ کو تکلیف تو ضرور پہونچی۔ مگر یہی آپ کی حفاظت کا ذریعہ ہو گیا۔ دیکھو غفلت اور

فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی

کس قدر قباحتوں اور نقصانات کا موجب ہوئی۔ اگر وہ لوگ پچاس ہزار روپیہ بھی کھا لیتے۔ تو ان کی یہ حرکت اس قدر خطرناک نہ ہوتی۔ جتنی یہ حرکت ہوئی۔ پس ہمارے اندر یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ کام چور۔ دھوکہ باز۔ یا کام میں بد دیانتی کرنے والا روپیہ کی چوری کرنے والے سے بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اسکی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور جو اصلاح پذیر نہ ہو۔ اس کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے۔ اور ایسی فضاء پیدا کر دینی چاہیئے۔ کہ ایک احمدی کے پاس

دس کروڑ روپیہ کی امانت

رکھنے میں بھی کوئی خطرہ محسوس نہ کرے۔ اور وہ روپیہ محفوظ رہے بعض افراد کی بد دیانتی ساری قوم کو بدنام کر دیتی ہے۔ جس طرح ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ اور ہم میں ابھی بہت سی ایسی مچھلیاں ہیں۔ لیکن ہماری انجمنیں اس اصلاح سے غافل ہیں اور

قادیان کی انجمن

تو سب سے زیادہ غافل ہے۔ یہاں کے ممبروں کو تو میں چکنا گھڑا سمجھتا ہوں۔ وہ حکم دینا جانتے ہیں۔ بورڈ جھٹ لگا دیتے ہیں۔ مگر جس طریق پر کام کرنا چاہیئے وہ نہیں کریں گے۔

بکری کا دودھ

پانچ پیسے نہیں۔ چار پیسے ہونا چاہیئے۔ اور جو اس بھاؤ نہ دے۔ اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ ایسی باتوں کی طرف زیادہ توجہ ہے مگر دوسری طرف جہاں

سارے کا سارا اونٹ

ہی کھایا جا رہا ہو۔ اس کی خبر نہیں۔ سطحی باتوں کی طرف بہت توجہ ہے۔ مگر حقیقی ضرورتوں سے غافل ہیں۔ یہاں کام چور۔ بد دیانت خائن دھوکہ باز۔ اور ٹھگ موجود ہیں۔ مگر ان کا کوئی فکر نہیں۔ دودھ اور گھی کے بھاؤ پر لڑتے رہیں گے۔ حالانکہ اگر دودھ چار نہیں پانچ ہی پیسے بکتا ہے تو کوئی مر نہیں جائیگا۔ لیکن جن چیزوں کی موجودگی میں دنیا زندہ نہیں رہ سکتی۔ ان کو دور کرنے کا کوئی فکر نہیں۔ اور اگر کریں گے تو اس وقت جب کوئی اپنی غرض ہو۔ پچھلے دنوں گوجرانوالہ سے مجھے خط آیا۔ کہ یہاں یہ یہ نقص ہے۔ اگر وہ سارے نقائص صحیح ہوتے۔ تو بھی اس شکایت کی وجہ یہی ہو سکتی تھی۔ کہ لکھنے والے کو سکرٹری شپ سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ میں نے وہ خط میر محمد اسمٰعیل صاحب کو تحقیقات کے لئے بھیجا تو انہوں نے لکھا۔ کہ سب باتیں غلط ہیں میں پہلے ہی معترض کو جواب دے چکا تھا۔ کہ یہ خط

شدید بغض کے نتیجہ میں

لکھا ہوا ہے۔ تو اصلاح کی طرف اگر توجہ کی بھی جاتی ہے۔ تو اپنی غرض کے لئے اور ایسے رنگ میں کہ دیکھنے والا صاف معلوم کر لیتا ہے۔ اس سے اور بھی برا اثر ہوتا ہے۔ ہاں جب دیکھا جائے

خدا کے لئے اصلاح

کی کوشش ہو رہی ہے۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن جو شکایت ذاتی غرض کے ماتحت کی جائے۔ اس کا اثر الٹا ہوتا ہے۔ بعض لوگ

پراویڈنٹ فنڈ سے روپیہ

لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب ملتا نہیں۔ تو شکایت کرتے ہیں۔ کہ یہ لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ نادان سمجھتے ہیں کہ اگلے بیوقوف ہیں۔ اور انہیں کچھ پتہ ہی نہیں۔ میں تو خدا کے فضل سے

بات کرنے والے کے لہجہ سے

بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہوں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ چشم پوشی سے کام لیتا ہوں۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب ذاتی غرض پوری نہیں ہوتی۔ تو اسے قومی رنگ دے دیا جاتا ہے۔ اس سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بیماری اور بھی بڑھتی ہے۔ گنہگار جب دیکھتا ہے۔ کہ میں نے تو بد دیانتی کی تھی۔ مگر دوسرے نے کینگی کی ہے۔ تو وہ اور بھی جرأت پکڑ جاتا ہے۔ لیکن اگر تقویٰ سے توجہ کی جائے۔ تو گنہگار پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ پس

اصلاح کی کوشش

اس وقت کرنی چاہیئے۔ جب کوئی بغض نہ ہو۔ اور اگر اس رنگ میں کام کیا جائے۔ تو ضرور لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور اس سے گنہگار متاثر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اصلاح اعمال کر سکیں ہماری نیتوں کو صاف کر دے اور ہمیں ایسا نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے۔ جو اپنی ذات میں لوگوں کی اصلاح کا موجب ہو۔

اندھاپن کی روک تھام کی ضرورت

آنکھوں کی صفائی کے متعلق ضروری ہدایات

(۳)

آنکھوں کی حفاظت کے متعلق ہم لفٹیننٹ کرنل ڈگ آئی۔ ایم۔ ایس۔ پروفیسر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے مضمون کی آخری قسط پیش کرتے ہوئے پھر تمام لکھے پڑھے دوستوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ان کے پیشکردہ مشوروں پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسروں کو بھی ان سے آگاہ کریں۔ اور اس طرح خلق اللہ کی عام ہمدردی اور خدمت گزاری کا ثواب حاصل کریں۔ (ایڈیٹر)

آنکھوں کی حفاظت کے متعلق پروپیگنڈا میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہیئے۔ کہ لوگوں کو ان کے قریب ترین ایسے مقامات کا علم دیا جائے۔ جہاں ہسپتال موجود ہوں۔ تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور نیم حکیموں کے پاس جانے سے بچیں جو تیز ادویات کے استعمال کی وجہ سے بسا اوقات اندھے پن کا موجب بن جاتے ہیں۔

صاف ستھرے گھر صاف ستھری خوراک سورج کی روشنی اور تازہ ہوا بچوں کی آنکھوں کو آلودگی اور بیماریوں سے محفوظ رکھنے میں مد ہو سکتی ہے۔ وقت آگیا ہے۔ کہ دیہاتیوں کی بہبودی اور اصلاح کے کام کے ساتھ آنکھوں کی حفاظت کے کام کو بھی شامل کر لیا جائے۔

دیہاتیوں کی بہبودی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اور یہ کام اس قدر مفید ہے۔ کہ مجھے یقین ہے ترقی کرے گا۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ ہر ایک مرد اور عورت جسے علم طب سے مس ہو۔ آنکھوں کی حفاظت کے خیالات کو پھیلا کر دیہاتیوں کی بہبودی کے کام میں حصہ لے۔ نوجوان ڈاکٹر بھی اس کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور پختہ عمر کے ڈاکٹر بھی۔ عام ڈاکٹر بھی اور ماہرین امراض چشم بھی۔

ہمارے ماہرین امراض چشم نے اپنی ساری کی ساری توجہ اپریشن کے کام کی طرف پھیر رکھی ہے۔ اس لئے ہم اپنے آپکو آنکھوں کی حفاظت اور امراض چشم کی روک تھام سے غافل رہنے کے الزام سے بری قرار نہیں دے سکتے۔

میں اپنے نوجوان ڈاکٹروں سے کہتا ہوں۔ کہ آنکھوں کی مکمل صفائی کے خیال کو پھیلانے کی پوری کوشش کریں۔ اگرچہ اس سے انہیں کسی مالی فائدہ یا فوری نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہماری کوشش وہ خوشی حاصل کرنے کے لئے ہونی چاہیئے۔ جو ہر ایسے شخص کو نصیب ہوتی ہے جو اپنی کوشش سے بنی نوع انسان کو غیر ضروری دکھ اور معذوری سے بچانے میں اور آنکھوں کو جو دل اور دماغ کے لئے دروازہ کا کام دیتی ہیں۔ روشن رکھنے میں کامیاب ہو۔

شملہ میں غیر احمدی مولویوں کی ننگِ اسلام حرکات

چند دنوں سے شملہ میں جماعت احمدیہ کی سخت دلآزاری اور مخالفت کی جا رہی ہے۔ گذشتہ ہفتہ غیر احمدی مولویوں کی ایک نام نہاد مجلس "انجمن ترغیب الصلوٰۃ" کا جلسہ ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگوں کو جی بھر کر گالیاں دی گئیں خوب گند اچھالا گیا۔ جب احمدی مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب نے جواب دینے کے لئے وقت مانگا۔ تو مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے اکسانے پر ارباب جلسہ نے انکار کر دیا۔ اور کہا گیا۔ کہ "اصلاح المسلمین" کے جلسہ پر جو چند ہی روز میں ہونے والا ہے۔ احمدیوں کو جواب دینے کے لئے موقعہ دیا جائے گا۔ "اصلاح المسلمین" کا جلسہ آیا۔ تو اس میں احمدیوں پر ناپاک حملے کئے گئے۔ سائیں لال حسین صاحب نے اپنی تقریر ۲ ½ گھنٹے میں ختم کی۔ جس کے مقابل میں احمدی مبلغ نے صرف ایک گھنٹہ جواب کے لئے مانگا لیکن ارباب جلسہ نے صرف دس منٹ منظور کئے آخر پریذیڈنٹ صاحب نے رولنگ دیا۔ اور دس کی بجائے بیس منٹ کر دیئے ہم نے اسی کو غنیمت سمجھا۔ اور احمدی مبلغ نے سائیں لال حسین صاحب کے اعتراضوں کے مدلل جواب دینے شروع کئے۔ لیکن ابھی تقریر شروع کئے چار پانچ منٹ بھی نہ ہوئے تھے کہ مستری عبدالکریم مرتد اور مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے مسلمانوں کو اشتعال دلانا شروع کر دیا۔ اور شور مچانا شروع کر دیا۔ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے کہا۔ بس فیصلہ ہو گیا۔ قادیانی مبلغ نے مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہ صریح کفر ہے۔ نیز احمدی خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ان کو مسجد میں آنے کی اجازت ہی نہ ہونی چاہیئے۔

یہ شور و غوغا اس قدر ہو گیا۔ کہ پریذیڈنٹ صاحب مرتضیٰ بہادر ایم۔ ایل۔ اے کے لئے مجمع کو ضبط میں رکھنا دشوار ہو گیا۔ جب بہت سا وقت اس طرح گذر گیا۔ تو اعلان کر دیا گیا۔ کہ احمدی مبلغ کے لئے صرف تین منٹ رہ گئے ہیں۔ جن میں وہ صرف سوال کر سکتا ہے آخر سات آٹھ سوال پیش کئے گئے۔ جن کے جواب میں سائیں لال حسین کو سوائے سب و شتم کے کچھ نہ آیا۔ ہر معقول پسند شخص نے غیر احمدی ملانوں کی حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔

ان جلسوں کا ہمیں یہ فائدہ ہوا۔ کہ شملہ کی پبلک میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس موقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغ کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا گیا۔ اشاعت اسلام کے لئے متعدد ٹریکٹ بھی شائع کئے گئے ہیں۔ جو ہر احمدی اپنے حلقہ میں تقسیم کرتا ہے۔ ۳۰ اگست کو انجمن احمدیہ ہال میں ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی مبارک احمد صاحب نے سائیں لال حسین وغیرہ کے اعتراضوں کے جواب دیئے غیر احمدی حضرات کافی تعداد میں آئے۔

ایک بات قابل ذکر ہے۔ کہ غیر احمدیوں کے جلسہ پر پیغامیوں نے ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ ہمارا قادیانیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور ہم مسلمانوں کو کافر قرار نہیں دیتے۔ اور نہ اجرائے نبوت تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ مناظرہ یا مباحثہ نہ کیا جائے۔ اس کا جواب سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین نے جلسہ میں یہ دیا۔ کہ ہم قادیانیوں کو زیادہ تعریف کے مستحق سمجھیں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے عقائد میں اخفا نہیں کیا۔ لیکن لاہوری احمدی پیسے بٹورنے کی خاطر مسلمانوں کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ زیادہ خطرناک ہیں۔ ان کی باتوں میں نہ آنا چاہیئے ؁

خاکسار

عبدالرحیم شبلی مقیم آرمی پریس شملہ

لوکل انجمن احمدیہ اور تبلیغ احمدیت

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے ہر محلہ کے سکرٹری تبلیغ کو مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ بھیج دئے گئے ہیں۔ جو تبلیغ میں کافی مدد دے سکتے ہیں۔ ہر محلہ کے سکرٹری تبلیغ کا تبلیغی کام یکم ستمبر سے باقاعدہ منظم طریق پر شروع ہونا چاہیئے۔ اور اس ماہ کے اخیر پر ماہ ستمبر کی تبلیغی رپورٹ دفتر میں مطبوعہ فارم پر آنی ضروری ہے۔ نیز ماہواری رپورٹ میں اس امر کا ضرور ذکر ہو۔ کہ تبلیغی دو ورقہ کتنے اشخاص کو پڑھوایا یا سنایا گیا۔

یوم التبلیغ۔ ۲ ستمبر ۱۹۳۷ء کے لئے بھی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر ایک دوست اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کریں۔ اور جن کا کوئی رشتہ دار غیر احمدی نہ ہو۔ وہ کسی دوسرے دوست کے ساتھ مل کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کریں۔ اس کے لئے پروگرام ابھی سے بنا لینا چاہیئے۔ اس دن تبلیغ کرنا ہر بالغ احمدی کا فرض ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

تلاش گمشدہ

میرا ایک دوست مسمی نقیر یا ولد برکت قوم رونت سکنہ بدھاوڑ ریاست پٹیالہ عمر تقریباً اٹھائیس سال۔ رنگ گورا۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی۔ اگلے دو دانتوں پر کے دانتوں میں سونے کی میخیں۔ لوئر مڈل پاس عرصہ ایک سال سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو مسمی مذکور کا پتہ ہو تو مجھے حسب ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ سعید احمد راہی "ٹوہانوی" نائب مدرس مدرسہ احمد پور۔ ڈاک خانہ بدھلاڈا منڈی ضلع حصار

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ کا انتخاب

امسال درجہ ثالثہ میں داخل ہونے والے طلباء کا انتخاب مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۷ء بروز ہفتہ کو ہوگا۔ اطلاعاً شائع کیا جاتا ہے (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

گورنمنٹ آف انڈیا کیلئے کلرکوں کی بھرتی

پبلک سروس کمیشن نے ایک امتحان کا اعلان کیا ہے۔ جو ۳ دسمبر ۱۹۳۷ء بروز سوموار گورنمنٹ آف انڈیا میں کلرکوں اور ٹائپسٹوں کی اسامیوں کو جو یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء تک پیدا ہونگی۔ پر کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔ یہ امتحان الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی لاہور، مدراس۔ اور شملہ میں منعقد ہوگا۔ میٹرک پاس لڑکے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

درخواستیں یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء سے قبل سکرٹری پبلک سروس کمیشن شملہ کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ امتحان کی فیس پندرہ روپے ہے۔ امتحان کے قواعد اور پراسپکٹس وغیرہ سکرٹری مذکورہ بالا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اسامیوں کی ٹھیک تعداد تو معین نہیں کی جا سکتی۔ تاہم امید ہے۔ کہ بارہ ہو گی

(ناظر امور عامہ)

180

رعایت

عظیم الشان خوشی پر عظیم الشان

جو لوگ اپنے خطوط ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء کو ڈاک خانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز ۱۲ر پر ملیگی

کارخانہ کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کی خوشی میں اکثر دوستوں کی طرف سے یہ تقاضا ہو رہا تھا کہ ادویہ میں خاص رعایت دی جائے۔ تاکہ ہم بھی اس خوشی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ لہذا کارخانہ نے دوستوں کے اس معقول مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے غیر معمولی رعایت دی ہے۔ اس لئے اب آپ صاحبان کو اس سنہری موقع سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ بعد میں کف افسوس ملنے پڑینگے۔ کیونکہ پھر جلد کوئی رعایت کا موقع نہ رہیگا۔

موتی سرمہ جو امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ جگنی۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں بھی اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی سرمہ استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر کا خاصہ ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت یا پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ملیریا بخار کو رد کرنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کیلئے بھی بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف دو روپے آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

سفر اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لے کر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں"۔

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا اندیشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچالیا۔ اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک سے دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید اس حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یاسمین وغیرہ۔ انکے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبّی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف باضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی بے سینی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک بیس روپے۔ نصف قیمت دس روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۴ ساله ۱۸ ساله نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ ساله نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ نصف ۸ر۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرے میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرے کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے۔ اُبلول۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ۔ نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے (عہ)

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ۔ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کھٹی تھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ اسہال۔ پیچش۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے۔ نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اوّل تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلّمہ ہے۔ کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھیئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے۔ رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی۔ قیمت یکصد گولی دو روپیہ (عام) نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی بُو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ رعایتی قیمت دس آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی کے متعلق اخبار "ہندو" کے نامہ نگار نے واردھا سے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ کانگرس کی عملی لیڈری شپ سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اور ۴ ستمبر کو منعقد ہونے والے اجلاس ورکنگ کمیٹی میں اس کا اعلان کر دیں گے۔

دہلی میونسپلٹی نے شہر کی فصیل کو گرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن ۴ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نے ایسا کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

غازی آباد کے ایک قریبی گاؤں میں دہلی سے ۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ چند ہندو ایک بیل گاڑی پر جا رہے تھے۔ کہ بے احتیاطی سے رستہ میں پڑی ہوئی ایک چارپائی الٹا دی۔ اس پر باہم تصادم ہو گیا۔ جس میں پندرہ اشخاص مجروح ہو گئے۔

راجشاہی سے ۲ ستمبر کی اطلاع ہے کہ گوداگری کے نواح میں ساٹھ میل کا وسیع علاقہ زیر آب ہے۔ طغیانی کی وجہ سے قریبًا ایک لاکھ اشخاص کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ لوگ مچانیں بنا کر ان پر پناہ گزین ہیں۔ آمد و رفت بالکل بند ہے۔

یو پی گورنمنٹ نے الہ آباد سے ۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق تعلیم یافتہ اشخاص کی بیکاری کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ جس کے صدر سر سپرو مقرر کئے گئے ہیں۔

لاڑکانہ سے ۳ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ ٹاؤن پوسٹ آفس کے لیٹر بکس میں ایک طالب علم خط ڈال رہا تھا۔ کہ زبردست دھماکہ کے ساتھ بم پھٹا۔ جس سے وہ بری طرح مجروح ہو گیا

اورکام سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ نندی درگ کی سونے کی کان میں کام کرنے والے دو ہزار مزدوروں نے ایک مزدور کی علیحدگی پر بطور احتجاج ہڑتال کر دی ہے۔

میرٹھ کے سپیشل مجسٹریٹ مسٹر بودھ پرکاش نے ۳ ستمبر کی اطلاع کے مطابق تین اشخاص کو زیر دفعہ ۲۰ الف تعزیرات ہند اس لئے سزا دی۔ کہ انہوں نے چمار ہو کر اپنے آپ کو ہندو بتایا

نئی دہلی سے ۴ ستمبر کی خبر ہے کہ ایک اینگلو انڈین ریلوے آفیشل دہلی کی طرف گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اپنے سیلون میں مردہ پایا گیا۔ موت ریوالور کی گولی سے واقع ہوئی ہے۔ قاتل کا پتہ نہیں۔

وائسرائے ہند نے شملہ میں ۴ ستمبر کو ایک شاندار ڈنر دیا۔ جس میں ایک سو مہمان مدعو تھے۔ کھانے سے قبل آپ نے کمانڈر انچیف سر فلپ چیٹوڈ کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی کا میڈل عطا کیا۔

لنڈن سے ۳ ستمبر کی اطلاع ہے کہ سیلیکٹ کمیٹی نے لنکا شائر کی ہندوستان کے ساتھ تجارت کے لئے اگر ضروری تحفظات کی سفارش نہ کی۔ تو مانچسٹر کے بعض مشہور کارخانے بند کر دیئے جائیں گے۔

ریاست حیدر آباد میں ایک مندر گرائے جانے کے احکام صادر ہونے کے متعلق چند روز سے ہندو اخبارات بہت شور کر رہے تھے۔ لیکن ۳ ستمبر کی حیدر آباد دکن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نظام نے اس حکم کو منسوخ کر کے اپنی رواداری کا ایک اور ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔

کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ۳ ستمبر کو کمانڈر انچیف نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اس وقت فوجی سامان کی تیاری کے سات کارخانے ہندوستان میں ہیں۔ جن میں دس منیجر ہیں۔ جو سب یورپین ہیں اکیس اسسٹنٹ منیجروں میں سے بھی کوئی ہندوستانی نہیں۔ فورمین آٹھ ہیں۔ اور وہ بھی سب کے سب انگریز ہیں۔

بمبئی سے ۴ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ کمیونل ایوارڈ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی غرض سے ہندوؤں کا ایک وفد جس میں ڈاکٹر مونجے اور مسٹر جیاکار بھی شامل ہونگے۔ انگلستان جا رہا ہے۔

یو پی کانگرس کمیٹی الہ آباد سے ۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق داخلہ کونسل کے پروگرام کی سخت مخالف ہے۔ اس نے ایک قرارداد پاس کر کے اعلان کیا ہے کہ کانگرس کے ٹکٹ پر کونسلوں میں جانا ملک کے مفاد کے سخت منافی ہے۔

مکتی فوج (سالویشن آرمی) کی ہائی کونسل نے لندن سے ۴ ستمبر کی اطلاع کے مطابق کمانڈر ایونگالین بوتھ کو اپنا جرنیل منتخب کیا ہے۔

کلکتہ سے ۴ ستمبر کی اطلاع ہے کہ ایک پانچ سالہ لڑکی مس بینرجی نے حال ہی میں ۹ گھنٹے تک مسلسل پانی میں تیر کر لوگوں کو حیران کر دیا۔

یوکوہاما (جاپان) میں مقیم ہندوستانیوں نے گاندھی جی کو چار ہزار روپیہ ہریجن تحریک کے لئے ارسال کیا ہے

کانگرس سیشن کے متعلق الہ آباد کی ۵ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ الہ آباد کے کانگرسی حلقوں میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے۔ کہ بمبئی کانگرس سیشن کو جو اکتوبر میں منعقد ہونے والا تھا۔ کسی اور تاریخ پر ملتوی کر دیا جائے گا۔

سر سکندر حیات خاں کے متعلق شملہ کی ایک ۵ ستمبر کی خبر میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی اگزیکٹو کونسل کے ممبر کے طور پر سر فضل حسین کا جانشین بننے کی کوشش نہیں کی۔ اور نہ ہی وہ امیدوار ہیں۔

ایک سکھ لیفٹیننٹ لارڈ کو جو کوٹ ہاشم تھانہ حافظ آباد کا رہنے والا تھا۔ اور جس نے ایک مسلمان عورت کو گھر میں ڈال رکھا تھا۔ معہ عورت کے اپنے گھر میں قتل کر دیا گیا۔

فیض بازار (دہلی) کی مسجد کے ملّا کو ۴ ستمبر سٹی مجسٹریٹ نے نو مہینے قید سخت کی سزا اس جرم میں دی۔ کہ اس کے خلاف ایک شخص کی گھڑی چرانے کا الزام تھا۔ جس نے وضو کرنے کے لئے کوٹ اتار کر ایک طرف رکھ دیا تھا۔

مدراس کی ۴ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں پولیس نے مدراس آریہ سماج کے سیکرٹری اور ایک اور آریہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ان کے مکانات کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔

ایک غرق شدہ جہاز کے متعلق لندن کی ۴ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اسی مزدوروں اور غوطہ خوروں کی ۹ ماہ کی سرگرم مساعی کے بعد "باہرن" نامی جہاز کو ایک سو بیس فٹ کی گہرائی سے نکالا گیا۔ یہ اٹھائیس ہزار ٹن وزنی ایک جرمن جنگی جہاز تھا۔

بی ٹی کلاس میں عورتوں کے داخلہ کا لاہور سنٹرل ٹریننگ کالج نے انتظام کیا ہے۔

کونسل آف سٹیٹ میں ہندو قانون وراثت کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کی تجویز ۵ ستمبر کو پیش ہو کر پاس ہو گئی۔ اس بل کا منشاء یہ ہے کہ ہندو خاندان میں سے کسی فرد کے مرجانے پر اس کی بیوہ کو بھی ورثہ ملنا چاہئیے۔

آرمی بل کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ۱۴ ستمبر کو پھر پیش ہوا۔ سر سپرو نے ترمیم پیش کی۔ کہ وائسرائے کے کمیشن کو برقرار رکھا جائے۔ کیونکہ اس سے فوج کو ہندوستانی بنانے کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ اس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کمانڈر انچیف نے کہا۔ کہ یہ غیر ذمہ دار سیاست دان فوجی معاملات کو کیا جانیں۔ محرک کو کوئی حق نہیں۔ کہ تجربہ کار فوجی افسروں کی سکیم پر نکتہ چینی کرے۔ برطانیہ جیسی جنگی تجربہ رکھنے والی اور فن سپہگری میں ماہر قوم کو جس نے بزور شمشیر ملک کو فتح کیا۔ اور بزور شمشیر اس پر قبضہ رکھے ہوئے ہے۔ یہ غیر ذمہ وار نکتہ چین باہر نہیں نکال سکتے۔ خاص کر اس حالت میں کہ ہم تاریخ میں ایک نہایت اہم تجربہ کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان کے کروڑوں باشندوں کے سامنے ان نتائج کے جواب دہ ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی